ٹیلیفون نمبر ۳۳

رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵

عسیٰ ان یبعثک ربک مقاماً محمودا

روزنامہ

الفضل

قادیان

یوم پنجشنبہ

جلد ۳۴ | ۱۸ ماہ وفا ۱۳۲۵ ہش | ۱۸ شعبان ۱۳۶۵ ھ | ۱۸ جولائی ۱۹۴۶ء | نمبر ۱۶۷

مدینۃ المسیح

ڈلہوزی ۱۷ ماہ وفا۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے متعلق آج ۶ بجے شام بذریعہ فون دریافت کرنے پر معلوم ہوا۔ کہ حضور کی طبیعت خدا تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت اسہال اور سردرد کی وجہ سے ناساز ہے۔ احباب حضرت ممدوحہ کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

قادیان ۱۷ ماہ وفا۔ خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام و خاندان حضرت خلیفۃ اول رضی اللہ عنہ میں خدا تعالےٰ کے فضل سے خیر و عافیت ہے۔

حضرت مفتی محمد صادق صاحب کے پھوڑوں کی تکلیف میں نسبتاً تخفیف ہے۔ احباب صحت کے لئے دعا کریں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ویدوں کو کس رنگ میں الہامی قرار دیا

(از ایڈیٹر)

آریوں میں ان دنوں جو یہ بحث چل رہی ہے۔ کہ "وید میں سب ستیہ ودیائیں (صداقتیں) بھری ہوئی ہیں" یا صرف وہی باتیں درج ہیں جن کی انسان کو نجات پانے کے لئے ضرورت ہے۔ اس سے فائدہ اٹھاتے ہوئے ہم نے لکھا تھا۔ کہ خواہ آریوں کا کوئی دعوےٰ درست فرض کیا جائے۔ دیکھنا یہ چاہیئے۔ کہ کیا ایشور نے ایسے سامان بھی پیدا کئے ہیں۔ کہ ساری دنیا کے انسان اگر چاہیں تو ویدوں سے فائدہ اٹھا سکیں۔ اگر نہیں اور یقیناً نہیں بلکہ وید دنیا کی نظروں سے آج بھی اسی طرح مستور ہیں جس طرح پہلے تھے۔ تو ان میں تمام صداقتوں کے بھر دینے کا مطلب یہ ہوا کہ ایشور نے جان بوجھ کر اپنے بندوں کو اپنی صداقتیں قبول کرنے اور ان سے فائدہ اٹھانے سے محروم کر دیا۔

ہماری یہ تنقید یقیناً آریوں کے اس عقیدہ پر بہت بڑی زد تھی۔ کہ ایشور کے کلام کرنے کا تمام سلسلہ ویدوں پر ختم ہو چکا ہے۔ کیونکہ اسی اپنے عقیدہ کو ہاتھ میں لے کر وہ لوگ کہتے ہیں کہ ویدوں کے سوا جس قدر دنیا میں کلام الٰہی کے نام پر کتابیں موجود ہیں۔ وہ سب نعوذ باللہ انسانوں کے افترا ہیں۔ حالانکہ وہ کتابیں وید سے بہت زیادہ اپنی سچائی کا ثبوت پیش کرتی ہیں۔ اور خدا کی نصرت اور مدد کا ہاتھ ان کے ساتھ ہے اور خدا کے فوق العادت نشان ان کی سچائی پر گواہی دیتے ہیں۔ پھر کیا وجہ ہے کہ وید تو خدا کا کلام۔ مگر وہ کتابیں خدا کا کلام نہیں۔ لیکن نہ معلوم مولوی ثناء اللہ صاحب کو کیا سوجھی کہ یہ کہتے ہوئے آریوں کی حمایت کے لئے کھڑے ہو گئے کہ "ہم حیران ہیں کہ قادیانی جماعت پر ایسا نسیان کیوں غالب آگیا ہے۔ کہ اپنے نبی کی باتیں بھی بھول گئی ہیں۔ ہم نے بارہا لکھا ہے کہ قادیانیوں کو چاہیئے۔ کہ اقوال مرزا ہم سے پوچھ لیا کریں۔ ہمیں بخل نہیں۔ اور وہ شرمندگی سے بچ جائیں گے۔ دیکھئے "الفضل" کس زور سے ویدوں کی گمنامی لکھتا ہے حالانکہ مرزا صاحب رسالہ پیغام صلح میں ویدوں کی تصدیق کرتے ہوئے ان کو الہامی مانتے ہیں۔"

ناظرین ایک طرف مولوی صاحب کی ہمہ دانی کا ادعا ملاحظہ کریں۔ اور دوسری طرف اس کے ثبوت میں اور ہمارے خلاف جوبات انہوں نے پیش کی ہے اس پر غور کریں تو صاف معلوم ہو جائے گا کہ مولوی صاحب اب ہوش و خرد کی قیود سے بالکل آزاد ہو چکے ہیں۔ ورنہ انہیں اتنا تو ضرور معلوم ہوتا کہ ویدوں کی تصدیق کرتے ہوئے انہیں الہامی ماننے کا ان کی گمنامی سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ مسلمان انجیل اور توریت کی تصدیق کرتے ہوئے انہیں الہامی مانتے ہیں یا نہیں یقیناً مانتے ہیں۔ مگر اصل توریت اور انجیل کہاں ہیں۔ کیا مولوی صاحب کے پاس موجود ہیں۔

مولوی صاحب نے اپنی حواس باختگی کا مزید مظاہرہ کرتے ہوئے لکھا ہے کہ "یہ کیونکر ہو سکتا ہے۔ کہ وہ (حضرت مسیح موعود علیہ السلام) ایک ایسی کتاب کو الہامی مان لے۔ جس کا وجود دنیا میں مفقود ہو اور اسکی تعلیم بھی غلط ہو" (اہلحدیث ۱۲ جولائی ۱۹۴۶ء) حالانکہ توریت اور انجیل کے الہامی ہونے کا خدا تعالےٰ نے قرآن کریم میں ذکر فرمایا ہے۔ اور جب رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے ان کی تصدیق کرتے ہوئے ان کے الہامی ہونے کا دنیا میں اعلان فرمایا۔ تو اس وقت ان کا اصلی وجود دنیا سے مفقود تھا۔ اور جو توریت اور انجیل موجود تھی۔ اس کی عام تعلیم بنیادی مسائل کو چھوڑ کر ناقابل عمل ہو چکی تھی۔ باوجود اس کے خدا تعالےٰ اور اسکے رسول مقبول نے اصلی توریت اور انجیل کو الہامی قرار دیا۔

بعینہٖ اسی صورت میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ویدوں کی تصدیق فرمائی۔ اور انہیں الہامی قرار دیا۔ چنانچہ رقم فرمایا۔ "ہم یہی عقیدہ رکھتے ہیں۔ کہ جس قدر دنیا میں مختلف قوموں کے لئے نبی آئے ہیں۔ اور کروڑہا لوگوں نے ان کو مان لیا ہے۔ اور دنیا کے کسی ایک حصہ میں ان کی محبت اور عظمت جاگزین ہو گئی ہے۔ اور ایک زمانہ دراز اس محبت اور اعتقاد پر گزر گیا ہے۔ تو بس یہی ایک دلیل ان کی سچائی کے لئے کافی ہے۔ کیونکہ اگر وہ خدا کی طرف سے نہ ہوتے تو یہ قبولیت کروڑہا لوگوں کے دلوں میں نہ پھیلتی۔ خدا اپنے مقبول بندوں کی عزت دوسروں کو ہرگز نہیں دیتا۔ اور اگر کوئی کاذب ان کی کرسی پر بیٹھنا چاہے تو جلد تباہ ہوتا اور ہلاک کیا جاتا ہے۔

اسی بناء پر ہم وید کو بھی خدا کی طرف سے مانتے ہیں۔ اور اسکے رشیوں کو بزرگ اور مقدس سمجھتے ہیں۔ اگرچہ ہم دیکھتے ہیں کہ وید کی تعلیم پورے طور پر کسی فرقے کو خدا پرست نہیں بنا سکی۔ اور نہ بنا سکتی تھی۔ اور جو لوگ اس ملک میں بت پرست یا آتش پرست یا آفتاب پرست یا گنگا کی پوجا کرنے والے یا ہزارہا دیوتاؤں کی پوجاری یا جین مت یا شاکت مت والے پائے جاتے ہیں۔ وہ

ایڈیٹر: غلام نبی

بھائی عبد الرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے شائع کیا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تمام لوگ اپنے مذاہب کو ویدہی کی طرف منسوب کرتے ہیں۔ اور وید ایک ایسی مجمل کتاب ہے۔ کہ یہ تمام فرقے اسی میں سے اپنے اپنے مطلب نکالتے ہیں۔ تاہم خدا کی تعلیم کے موافق ہمارا پختہ اعتقاد ہے۔ کہ وید انسان کا افترا نہیں ہے۔ انسان کے افترا میں یہ قوت نہیں ہوتی۔ کہ کروڑہا لوگوں کو اپنی طرف کھینچ لے اور پھر ایک دائمی سلسلہ قائم کر دے۔ اور اگرچہ ہم نے وید میں پتھر کی پرستش کا ذکر تو کہیں نہ پڑھا۔ لیکن بلاشبہ اگنی۔ وایو اور جل اور چاند اور سورج وغیرہ کی پرستش سے وید بھرا ہوا ہے۔ اور کسی شرتی میں ان چیزوں کی پرستش کے لئے ممانعت نہیں۔ اب اس کا کون فیصلہ کرے۔ کہ دیگر تمام قدیم فرقے ہندوؤں کے جھوٹے ہیں اور صرف نیا فرقہ آریوں کا سچا اور جو لوگ وید کے حوالہ سے ان چیزوں کی پرستش کرتے ہیں۔ ان کے ہاتھ میں یہ دلیل پختہ ہے۔ کہ ان چیزوں کی پرستش کا وید میں صریح ذکر ہے۔ اور ممانعت کہیں بھی نہیں۔ اور یہ کہنا کہ یہ سب پرمیشر کے نام ہیں۔ ہنوز یہ ایک دعویٰ ہے کہ جو ابھی صفائی سے طے نہیں ہوا۔ اور اگر طے ہو جاتا تو کچھ وجہ معلوم نہیں ہوتی۔ کہ بڑے بڑے پنڈت بنارس اور دوسرے شہروں کے آریوں کے عقیدوں کو قبول نہ کرتے۔ باوجود تیس پینتیس برس کی کوششوں کے بہت ہی کم ہندوؤں نے آریہ مذہب اختیار کیا ہے۔ اور بمقابلہ سناتن دھرم اور دوسرے ہندو فرقوں کے آریہ مذہب والے اس قدر تھوڑے ہیں۔ کہ گویا کچھ بھی نہیں۔ اور نہ ان کا دوسرے ہندو فرقوں پر کوئی وسیع اثر ہے۔ ایسا ہی جو لوگ کی تعلیم وید کی طرف منسوب کی جاتی ہے۔ یہ بھی وہ امر ہے۔ جو انسانی غیرت اور شرافت اس کو قبول نہیں کرتی۔ لیکن جیسا کہ میں نے ابھی بیان کیا ہے۔ ہم قبول نہیں کر سکتے کہ درحقیقت یہ وید ہی کی تعلیم ہے۔ بلکہ ہماری نیک نیتی بڑے زور سے ہمیں اس بات کی طرف مائل کرتی ہے۔ کہ ایسی تعلیمیں کسی نفسانی غرض سے بعد میں وید کی طرف منسوب کی گئی ہیں۔ اور چونکہ وید پر ہزارہا برس گذر گئے ہیں۔ اس لئے ممکن ہے۔ کہ مختلف زمانوں میں بعض وید کے بھاشکاروں نے کئی قسم کی کمی بیشی کی ہو گی۔ پس ہمارے لئے وید کی سچائی کی یہی ایک دلیل کافی ہے۔ کہ آریہ ورت کے کئی کروڑ آدمی ہزارہا برسوں سے اس کو خدا کا کلام جانتے ہیں۔ اور ممکن نہیں کہ یہ عزت کسی ایسے کلام کو دی جائے۔ جو کسی مفتری کا کلام ہے۔

(پیغام صلح صـ ۲۲ تا ۲۵)

مولوی ثناء اللہ صاحب نے اس حوالہ کا صفحہ تو لکھ دیا۔ مگر اصل حوالہ نقل نہ کیا۔ تا جو دھوکہ وہ دینے کی کوشش کر رہے تھے۔ اس کا پول نہ کھل جائے۔ اب اصل حوالہ پڑھ کر ہر حق پسند کو کہنا پڑیگا۔ کہ افسوس مولوی صاحب اس آخری عمر میں بھی ہیرا پھیری سے باز نہیں آتے۔

اس حوالہ سے صاف ظاہر ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ان کتب کو جنہیں آریہ یا ہندو وید کا نام دیتے ہیں۔ نہ اصلی وید مانتے ہیں۔ اور نہ ان کی تعلیم کو قابل عمل قرار دیتے ہیں۔ بلکہ آپ نے اصلی ویدوں کو جن کا اب نام و نشان نہیں ملتا۔ اور جنہیں قبولیت حاصل ہوئی۔ خدا تعالیٰ کا کلام قرار دیا ہے

جماعتہائے احمدیہ جاوا کے متعلق تازہ اطلاع

جاپانیوں کے مظالم کے مقابلہ میں خدا تعالیٰ کی غیر معمولی نصرت

مکرم محترم سید شاہ محمد صاحب احمدی مجاہد کا مکتوب

مکرم سید صاحب موصوف اپنے تازہ خط میں جو بذریعہ ہوائی ڈاک موصول ہوا ہے تحریر فرماتے ہیں:۔

اللہ تعالےٰ کے فضل و کرم اور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی دعاؤں کی برکت و توجہ مبارک اور بزرگان سلسلہ کی دعاؤں سے یہ عاجز معہ اہلیہ و احباب جماعت پوروو کرتو و جماعت کبومین خیر و عافیت سے ہے۔ اسی طرح دیگر تمام جماعتیں جہاں تک فی الحال معلوم ہو سکا ہے۔ اللہ تعالےٰ کے فضل و کرم سے بخیریت ہیں۔ نیز مکرم جناب مولوی رحمت علی صاحب۔ مکرم مولوی عبد الواحد صاحب معہ اہل و عیال۔ مکرم مولوی ملک عزیز احمد صاحب معہ اہل و عیال خیر و عافیت سے ہیں۔ اندرون ملک میں بعض مقامات سے سلسلہ آمدورفت و خط و کتابت منقطع ہے۔ تمام جماعتوں و مبلغین کی حفاظت ربانی۔ جماعتوں کی ترقی اور ملک میں امن و امان کے قیام اور دوستوں کے استقامت ایمان کے لئے بزرگان سلسلہ کی خدمت میں درخواست دعا ہے۔ نیز خصوصیت سے سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی خدمت مبارک میں درخواست دعا ہے۔

جاپانی فوجی حکومت کے دوران جابراً میں دونوں مبلغین تحریک جدید مکرم مولوی عبد الواحد صاحب اور معہ دیگر عہدیداران جماعت مغربی جاوا کی جاپانی گستاپو فوجی پولیس (کیمپے تائی) بمقام باندونگ (صدر مقام مغربی جاوا) کی قید میں تقریباً تین ماہ تک ۱۹۴۵ء میں ۹ر مارچ سے ۳۰ر مئی تک رہ چکے ہیں۔ آخر کوئی قصور نہ ہونے اور تمام الزامات کے جھوٹا ہونے اور بے گناہ ثابت ہونے پر ظالموں کے ہاتھوں سے رہائی حاصل ہوئی۔ الحمد للہ کہ دوستوں کے لئے یہ واقعہ ازدیادِ ایمان کا باعث ہوا۔ محض سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی دعائیں و توجہ مبارک۔ صداقت جماعت احمدیہ اور نصرت الٰہی اس بے سروسامانی میں غم و یاس کے عالم و پریشانی کو دور کر رہی تھیں۔ کوئی بیرونی مدد۔ شہادت وکالت وغیرہ کا طریق ان کے ظالمانہ قانون کے نزدیک پیش نہیں ہو سکتا تھا۔ دشمنان و حاسدان سلسلہ کی یہ ایک انتہائی کوشش کا نتیجہ تھا۔ کہ اس قدر افرادِ جماعت اور ذمہ وار افراد کو بزعم خود مخالفین نے موت کے گھاٹ اتار دیا تھا۔ لیکن ان کو دنیا پر بھروسہ تھا۔ اور دنیاوی طاقت پر گھمنڈ و یقین تھا۔ اور بالائی طاقت اور اس قادر مطلق کی طاقتوں اور قدرتوں سے غافل تھے۔ جس نے ان کی تمام مخالفانہ امیدوں پر اور چند لمحہ خوشیوں پر پانی پھیر دیا۔ اور اس طرح مایوس ہو کر ذلیل و خوار ہوئے۔

تیرہ مجاہدین کا ممالک یورپ کو روانہ ہونے اور پہنچنے کے متعلق یہاں ریڈیو میں اعلان کیا گیا ہے۔ اور اسی طرح اخبارات میں بھی تمام دنیا میں تبلیغ اسلام کے عنوان کے ماتحت خبر شائع ہوئی ہے۔ یہ اعلان اور خبر بیرونی ممالک (لنڈن) کی خبروں کے مطابق شائع ہوئی ہے۔ الحمد للہ ثم الحمد للہ۔

ضروری اعلان

بوجہ ڈاکخانہ کے ملازمین کی سٹرائیک کے چندہ جات صدر انجمن احمدیہ بذریعہ بیمہ یا منی آرڈر نہیں آسکتے۔ لہذا احباب کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ [illegible] بنکوں کے ذریعہ اور [illegible] ڈرافٹ [illegible] وغیرہ [illegible] صاحب صدر انجمن احمدیہ

مکرم محترم مولٰنا جلال الدین صاحب شمس امام مسجد احمدیہ لنڈن کی واپسی

اور

مکرم محترم چودھری مشتاق احمد صاحب باجوہ کا تقرر

رائٹر کی لنڈن سے ۱۵ر جولائی کی بھیجی ہوئی حسب ذیل خبر اخبارات میں شائع ہوئی ہے:۔

چودھری مشتاق احمد صاحب باجوہ بی۔ اے۔ ایل ایل۔ بی مولوی جلال الدین صاحب شمس کی جگہ مسجد احمدیہ لنڈن کے امام مقرر کئے گئے ہیں۔ آخر الذکر اگست کے پہلے ہفتہ میں لنڈن سے ہندوستان واپس جا رہے ہیں۔ جماعت احمدیہ برطانیہ کے ارکان سبکدوش ہونے والے امام صاحب کو آئندہ جمعہ کے دن مسجد احمدیہ لنڈن میں الوداعی دعوت دیں گے۔ اور اس الوداعی اجتماع کی صدارت چودھری سر محمد ظفر اللہ خان صاحب فرمائیں گے۔ نئے امام مسجد احمدیہ لنڈن اکتوبر ۱۹۴۵ء سے احمدیہ مشن لنڈن میں قیام پذیر ہیں۔

966

برطانوی مشرقی افریقہ میں ہندوستانیوں اور یوروپین کی کشمکش

یوروپین آباد کاروں کا نہائت افسوسناک رویہ

اصلاح حالات کے لئے غیر جانبدارانہ مشورے

الفضل کے خاص نامہ نگار مقیم نیروبی کے قلم سے

یوروپین کا ایک انصاف پسند طبقہ

یوگنڈا اور ٹانگانیکا کی یوروپین آبادی کا ایک حصہ کینیا کے آباد کاروں سے متفق ہے۔ اور اسی رنگ میں رنگین ہے۔ لیکن ایک حصہ ایسا ہے۔ جس نے صاف لفظوں میں کہا ہے کہ کینیا کے یوروپین محض خود غرضی کی بناء پر یہ سب کچھ کہہ رہے ہیں۔ اور قرطاس ابیض کی تجاویز اس قابل ہیں۔ کہ ان پر غور کیا جائے۔ چنانچہ Uganda کے ایک اخبار نے لکھا۔

The Proposals are constructive and none of the Three Territories need fear them if the advancement of East Africa as a whole is the goal in view

اگر مشرقی افریقہ کی ترقی مقصد ہے تو یہ تجاویز مفید ہیں۔ اور ہر سہ علاقوں میں سے کسی کے لئے کوئی خوف نہیں۔ "یوگنڈا" کے اس ریمارک پر کینیا کے یوروپین لیڈر سر الفرڈ ونسنٹ نے کہا "یوگنڈا کے لئے یقیناً کوئی خطرہ نہیں کیونکہ She has all to gain وہ تو سب کچھ حاصل کرے گا اور فائدہ میں رہے گا۔ اس ریمارک سے واضح ہے کہ کینیا کے آباد کاروں کے مدنظر یہ ہے۔ کہ ان کو سب کچھ مل جائے۔ اور کینیا کے یوروپین باقی علاقوں پر بھی حکومت کریں۔ دوسری اقوام کو اپنے ماتحت رکھیں۔ اور وہ کوئی آواز بلند نہ کرسکیں

ساؤتھ افریقہ کا رویہ

ساؤتھ افریقہ کا اپنا رویہ اگرچہ ہندوستانیوں کے سخت خلاف ہے۔ اور رنگ ڈسل کے اتیاز نے ان کے دماغوں کو خراب کر رکھا ہے۔ اور یہی وہ خطرناک زہر ہے۔ جو کینیا کے یوروپین کو بھی خراب کر رہا ہے۔ اور اسی زہر کا نتیجہ ہے کہ ان کی مخالفت کا سارا زور برابر کی نمائندگی پر ہے۔ اور ہندوستانیوں کے خلاف یہاں تک کہ ان کو پبلک کا دشمن نمبر ایک ان لوگوں نے کہا ہے۔ ہمہ اس قرطاس ابیض پر یوروپین آباد کاروں کے رویہ کو ساؤتھ افریقہ نے پسندیدگی کی نگاہ سے نہیں دیکھا۔ چنانچہ ساؤتھ افریقہ کا ایک سرکردہ نیم سرکاری اخبار "رینڈ ڈیلی میل" نے "ایسٹ افریقن معاملات" کے عنوان کے ماتحت مقالہ افتتاحیہ میں کینیا کے یوروپین آباد کاروں کے طریق کو خلاف عقلمندی قرار دیتے ہوئے ملایا کے حالات سے سبق حاصل کرنے کی تلقین کی ہے۔ کہ جب دشمن ملایا میں داخل ہوا۔ تو وہاں کی رعایا ان کے ساتھ مل گئی۔ اس لئے حکمران قوم اور حکمرانوں کو اپنی رعایا کے ساتھ ہر قسم کا سلوک کرنا چاہیئے۔ جو ان کے متعلق اچھے جذبات پیدا کرے۔ مشرقی افریقہ میں یوروپین غیر معمولی اقلیت رکھتے ہیں۔ اس کے بالمقابل نمایاں اکثریت افریقن اور ہندوستانیوں کی ہے۔ ان حالات میں کوئی ایسی سکیم جاری کرنی جس کے نتیجہ میں اکثریت کو نقصان پہنچے اور اقلیت کو غیر معمولی اہمیت دے کر اکثریت پر حاوی کر دینا غلطی ہوگی۔ اگرچہ کسی اور جنگ کا تصور کرنا انتہائی طور پر تکلیف دہ ہے۔ تاہم کامیاب ڈیفنس کے لئے ضروری ہے۔ کہ ملک کی آبادی اور اس کے اصل باشندوں اور اکثریت والی آبادیوں کو ایسے طریق پر رکھا جائے۔ کہ وہ مقابلہ کے وقت دشمن کو اندر آنے کا موقعہ دینے کی بجائے اس کو دور رکھنے کی کوشش کرے۔

انگلستان میں اثر

ادھر انگلستان میں مقامی یوروپین کے اس طوفان کے خلاف کالونیل آفس میں بالخصوص اور سمجھدار حلقوں میں بالعموم یہ اثر پیدا ہو رہا ہے۔ کہ فی الحقیقت ابھی وہ وقت نہیں آیا کہ پارلیمنٹ کی آخری ذمہ داری ملک کی بہتری کے سلسلہ میں جو ہے۔ اسے کسی خاص طبقہ کیطرف منتقل کر دیا جائے۔ ملک معظم کی حکومت ہی وہاں کے اصل باشندوں کے لئے بطور ٹرسٹی ہے۔ اور قرطاس ابیض اس غرض کے لئے شائع کیا گیا تھا۔ کہ مشرقی افریقہ کے باشندے اپنی رائے کا اظہار کریں۔ لیکن کسی دوسری قوم کے خلاف بغض و عناد کا اظہار اور ایسا طریق اختیار کرنا جو ملک معظم کی حکومت پر حملہ ہو غیر مناسب طریق ہے وزیر نو آبادیات کے انڈر سیکرٹری نے حال ہی میں تقریر کرتے ہوئے واضح لفظوں میں بیان کیا ہے کہ حکومت کے مدنظر ایک مشترکہ تہذیب کا قیام ہے۔ گورنرز کانفرنس کے چیف سیکرٹری نے کہا ہے کہ کینیا کے یوروپین آباد کاروں نے قرطاس ابیض کو رد کرتے ہوئے حکمت سے کام نہیں لیا۔

انڈین کانگرس کی مہم کا آغاز

مشرقی افریقہ کی انڈین کانگرس ہندوستانی اخبارات اور پبلک پہلے تو خاموشی کے ساتھ یوروپین آباد کاروں کے طرز عمل کو دیکھتی رہی۔ لیکن جب معاملہ آب از سر گذشت کی حد تک پہنچا۔ تو انڈین کانگرس کے پریذیڈنٹ نے یوگنڈا اور ٹانگانیکا کے ہندوستانیوں کے استصواب رائے کرنے کے بعد پبلک جلسوں اور اخبارات کے ذریعہ یوروپین کے طریق کار کے خلاف مہم کا آغاز کیا۔ اور کھلے لفظوں میں پبلک کو بتایا کہ رنگ ونسل کا امتیاز جس کی وجہ سے دنیا ایک بہت بڑی مصیبت دیکھ چکی ہے۔ یہ یوروپین پھر اس آگ کو ہوا دینا چاہتے ہیں۔ اور خواہشمند ہیں کہ ان کی سفید چمڑی کے پیش نظر ان کو برتر خیال کیا جائے اور نظام حکومت میں باقی اقوام کی نسبت ان کی نمایاں نمائندگی ہو۔ بلکہ حکومت ان کے ہاتھ میں ہو۔

مسٹر اے بی پٹیل پریذیڈنٹ انڈین کانگرس نے بتایا کہ در اصل پبلک کے دشمن نمبر اول ساؤتھ افریقن ہیں نہ کہ ہندوستانی اور پبلک کے دشمن نمبر دوم کینیا کے یوروپین آباد کار ہیں۔ کس قدر ظلم ہے کہ کانگرس کے پریذیڈنٹ نے کہا کہ یہ لوگ اپنے آپ کو افریقن کا ٹرسٹی ٹرسٹی کہتے ہیں۔ کیا افریقن بھی ان کو اپنا ٹرسٹی سمجھتے ہیں؟ حقیقتاً یہ ایک معقول سوال ہے۔ جس کا جواب اس وقت تک یوروپین آباد کار نہیں دے سکے۔

ہندوستانیوں کا اعلان

مجموعی طور پر ہندوستانیوں نے یہ اعلان کیا ہے۔ کہ وہ اس قرطاس ابیض کی تجاویز کو بطور بنیادی بحث و تمحیص کے منظور کرتے ہیں۔ اور کوئی ایسی سکیم یا تجویز جس میں مساوات کے اصول کو نظر انداز کر دیا گیا۔ اور برابر کی نمائندگی نہ دی گئی۔ ہندوستانیوں کو منظور نہ ہوگی۔ مساوات کے اصول پر مرکزی اسمبلی کی نمائندگی پر ہندوستانیوں نے اظہار اطمینان کرتے ہوئے کہا ہے کہ یہ ایک ایسا طریق ہے۔ جس سے ان کے حقوق کی نگہداشت ہوسکتی ہے۔ اسی طرح ہندوستانیوں نے اس بات کو بھی بنظر پسندیدگی دیکھا ہے۔ کہ آخری ذمہ داری ملک معظم کی حکومت اور پارلیمنٹ پر رہے گی نہ کہ مقامی آباد کاروں پر۔ اس تنظیم نو اور مرکزی اسمبلی میں جب مساوات کے اصول کو ضروری خیال کیا گیا ہے۔ تو کیا وجہ ہے کہ کینیا لیجسلیٹو اور ایگزیکٹو میں ان کو یوروپین کے ساتھ برابر کی نمائندگی نہ دی جائے۔

اسی طرح انڈین نے گورنمنٹ کے اس اعلان پر مسرت کا اظہار کیا ہے کہ عملی طور پر سیاسی الحاق ہر سہ علاقوں کا ممکن نہیں۔ ٹانگانیکا اور یوگنڈا کے افریقن و انڈین کینیا کے ساتھ الحاق میں اپنے لئے ہمیشہ خطرہ محسوس کرتے رہے ہیں۔ اور کینیا کے آباد کاروں کے موجودہ طرز و طور نے اس خطرہ کو اور بھی ان پر نمایاں کر دیا ہے۔ ٹانگانیکا اور یوگنڈا کے ہندوستانی اس بات کو بھی خطرہ کی نگاہ سے دیکھتے ہیں کہ کینیا کا گورنر ہی مستقل طور پر ہائی کمیشن کا چیئرمین ہو۔

قرطاس ابیض پر بحث و تنقید کرتے ہوئے ہندوستانیوں نے یہ مطالبہ کیا ہے کہ ہائی کمیشن کی طرف سے جو چار ممبروں کی نامزدگی ہوگی اول تو یہ اصول مساوات کے خلاف ہے ہر سہ علاقوں کے لئے جب یہ اسمبلی ہے۔ تو تین ممبر یا چھ ممبروں کی نامزدگی ہونی چاہیئے۔ تاکہ ایک ایک یا دو دو ہر علاقہ کے نمائندوں کی نامزدگی ہو

ترسیل زر اور انتظامی امور کے متعلق مینیجر الفضل کو مخاطب کیا جائے (ایڈیٹر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

چار کی نامزدگی کا کیا مطلب ہوا۔ اور ہائی کمشن کو یورپین کے زور و دباؤ کے ماتحت یہ نہیں کرنا چاہیئے۔ کہ وہ یورپین کو ہی نامزد کردے بلکہ ایک انڈین ایک افریقن ایک یورپین اور ایک عرب کو نامزد کرے۔ تا ساری قوموں کو برابر طور پر نمائندگی کا حق مل سکے

افریقن مفاد کی حفاظت کرنیوالے ممبر

ہندوستانیوں نے یہ بھی مطالبہ کیا ہے۔ کہ افریقن مفاد کی حفاظت و نمائندگی کے لئے چھ ممبر جو مقرر کئے جائیں گے۔ یہ سارے کے سارے اول تو افریقن ہی ہونے چاہئیں۔ اور اگر افریقن قابل نہ مل سکیں۔ تو حکومت یا ہائی کمشن کو ہرگز ہرگز یہ نہیں کرنا چاہیئے۔ کہ وہ اپنی طرف سے نامزدگی کرے۔ بلکہ جن کے حقوق کی حفاظت کا سوال ہے۔ ان کی مرضی پر چھوڑ دیا جائے۔ کہ وہ جس قوم میں سے چاہیں اپنے نمائندے مقرر کریں۔

ہندوستانی اخبارات

ہندوستانی اخبارات اس بات پر زور دے رہے ہیں۔ کہ یورپین کی اس ایجی ٹیشن کا مقابلہ منظم ایجی ٹیشن سے کیا جائے۔ اور Non European Front قائم کرکے ان کے پراپیگنڈا کا ازالہ کیا جائے۔ بہت حد تک ہندوستانی لیڈر اور پبلک اور دوسرے غیر یورپین اقوام کے لوگ اس بات کو اچھی طرح سمجھ گئے ہیں۔ کہ یورپین کا اس شور و شر سے محض یہ مقصد ہے کہ مساوات کے اصول کو ترک کرکے ان کو زیادہ نمائندگی دے دی جائے۔ اور پھر وہ من مانی کارروائیاں کرتے رہیں۔ ان حالات نے فی الحقیقت ایک غیر یورپین United Front (محاذ) قائم کر دیا ہے۔ اور اس بات کا خطرہ ہے کہ اگر حکومت نے یورپین کے اس بے بنیاد اور اشتعال انگیز پروپیگنڈا کو نہ روکا تو ہندوستانیوں اور یورپینوں کے باہمی تعلقات بہت بگڑ جائیں گے۔ اور ایک لمبے عرصہ تک ایک دوسرے کے متعلق دشمنی کے جذبات قائم رہیں گے۔ ہندوستانی لیڈر اور مسٹر اے۔ بی پٹیل جو ایک معقول اور شریف ہندوستانی ہیں۔ انہوں نے اپنی مختلف تقریروں میں جو ممباسہ نیروبی اور دارالسلام میں کیں اس بات کو واضح کیا ہے کہ وہ ہمیشہ اس کوشش میں رہے ہیں۔ کہ مشرقی افریقہ کی بالعموم اور کینیا میں بسنے والی اقوام بالخصوص آپس میں محبت و اتحاد سے رہیں۔ اور ایک دوسری کے ساتھ برادرانہ رنگ میں تعلقات رکھیں۔ بلکہ مسٹر پٹیل نے افسوس کرتے ہوئے کہا۔ کہ اس فضا کو خراب کرنے کی ساری ذمہ داری کینیا کے یورپین آبادکاروں پر ہوگی۔

ٹانگانیکا کے ہندوستانی

ٹانگانیکا کے ہندوستانی جو گذشتہ ربع صدی سے Mandate سسٹم کے ماتحت رہ رہے ہیں۔ اگرچہ اصولی طور پر انہوں نے ان تجاویز کو مساوات کے اصول کی بناء پر پسند کیا ہے۔ لیکن حقیقت یہ ہے۔ کہ ان میں سے اکثر کا یہ خیال ہے کہ ایک نہ ایک دن کینیا کے یورپین جنہیں کوئی قانون اور کوئی تجویز درست نہیں کر سکتی۔ دوسرے علاقوں پر بھی حاوی ہو جائیں گے۔ اور ان کو بھی اپنے رنگ میں رنگین کرکے ہندوستانیوں اور دیگر اقوام کے لئے مشکلات پیدا کر دینگے۔ اس وجہ سے یہ زیادہ مناسب ہوگا۔ کہ اس جزوی الحاق سے بھی ٹانگانیکا کو الگ رکھا جائے۔ اور وہ اپنے طرز و طریق پر اپنے حالات کے مناسب ترقی کی کوشش کرے اس طرح ٹانگانیکا کے ہندوستانی یہ سمجھتے ہیں۔ کہ وہ اپنے حقوق اور مفاد کو زیادہ محفوظ کر سکیں گے۔

ہندوستان کی ہمدردی کا اثر

ہندوستان میں کینیا کے یورپین کے خلاف سنٹرل اسمبلی میں جن خیالات کا اظہار کیا گیا ہے۔ اور حکومت کا ہمدردی کرنا اور یورپین مسلم لیگ اور کانگرس کا متفقہ طور پر کینیا کے یورپین کے خلاف نفرت کا اظہار کرنا اور ہندوستانیوں کے لئے برابری کے حقوق کا مطالبہ بلکہ بوجہ اس کے کہ ہندوستانیوں کی آبادی یورپین کی نسبت بہت زیادہ ہے اور اصل میں اس ملک کو یہی آباد کرنے والے ہیں۔ انہیں زیادہ نمائندگی دیئے جانے کے ذکر نے یہاں کے ہندوستانیوں کی آواز کو کافی حد تک پر اثر بنا دیا ہے۔ اور ایسٹ افریقہ کے بڑے بڑے شہروں میں ہندوستانیوں کے جلسے ہو رہے ہیں اور بڑے زور سے یہ مطالبہ کیا جا رہا ہے۔ کہ کینیا کے یورپین کی ایجی ٹیشن سے حکومت نے متاثر ہوکر اگر مساوات کے اصول کو نظرانداز کر دیا۔ اور کوئی اور ایسی سکیم نافذ کرنے کی کوشش کی۔ جس کے نتیجہ میں ان یورپین آبادکاروں کو نمایاں فوقیت دی گئی۔ تو وہ ہرگز قابل قبول نہ ہوگی۔

افریقن میں بیداری

افریقن بھی اب کافی بیدار ہو چکے ہیں۔ اور میرا ارادہ ہے کہ کسی وقت انشاء اللہ افریقن کی بیداری پر ایک مستقل مضمون لکھوں۔ کینیا کے افریقن نے ایک ایسوسی ایشن بنائی ہے جس کا نام کینیا افریقن سٹڈی یونین ہے لیکن اختصار کے ساتھ اسے K.A.S.U کہا جاتا ہے اب چند دنوں سے سٹڈی (Study) کا لفظ اڑا کر صرف کینیا افریقن یونین یعنی K.A.U نام کر دیا گیا ہے کینیا افریقن یونین کے لیڈروں نے علاقہ کا دورہ کرکے بلکہ ٹانگانیکا و یوگنڈا ہوائی جہازوں کے ذریعہ پہنچکر افریقن کمیونٹی کے لیڈروں سے ملاقات کی۔ اور ان تک اس قرطاس ابیض کی تجاویز کو پہنچایا اور اپنے اخبارات کے ذریعہ عوام کو اس سے آگاہ کرکے مختلف جلسوں میں اس قرطاس کے متعلق اپنے خیالات کا اظہار کیا ہے۔ دارالسلام میں افریقن کی جو میٹنگ ہوئی۔ اس میں سارے علاقہ کے نمائندے شامل تھے۔ اور اپنی نوعیت کی بے مثال میٹنگ تھی۔ اسی طرح نیروبی میں ایک غیر معمولی اجتماع افریقن کا دیکھا گیا۔ جس میں اس قرطاس کے متعلق بحث و تنقید کی گئی۔ نیروبی افریقن کانفرنس کے پریذیڈنٹ نے کہا۔ کہ کینیا افریقن یونین نے قرطاس ابیض کی تجاویز کو بنظر استحسان دیکھا ہے۔ خاص طور پر اس وجہ سے کہ ان کو برابر کی نمائندگی دی گئی ہے۔ اور یہ برابر کی نمائندگی ہی دراصل ایک وجہ ہے۔ جسکی وجہ سے یورپین آبادکار اس قرطاس کی مخالفت کر رہے ہیں۔ کینیا افریقن یونین ہر اس قدم کو جو آبادکار اٹھا رہے ہیں۔ بڑے غور و خطرہ سے دیکھ رہی ہے۔ اور یونین ہر ایسی تجویز کی مخالفت کریگی جو افریقن کی پوزیشن کو گرانے والی ہوگی۔

افریقن نمائندوں کا بیان

کینیا افریقن میں سے مسٹر ماتھو اور مسٹر اوڈیڈے کا بیان اس بارے میں قابل مطالعہ ہے۔ دونوں لیجسلیٹو کونسل کے افریقن نمائندے ہیں لکھتے ہیں ہم نے قرطاس ابیض ۱۹۱ء کا بڑے غور و فکر سے مطالعہ کیا ہے اور ہم اس نتیجہ پر پہنچے ہیں۔ کہ ان تجاویز کو مرتب کرنے میں دیانتداری اور انصاف کو مدنظر رکھا گیا ہے۔ اور ہماری رائے میں یہ تجاویز اس قسم کی ہیں کہ جنہیں عام طور پر بنظر استحسان دیکھنا چاہیئے اور انہیں بطور بحث کے بنیادی طور پر منظور کر لینا چاہیئے۔ ہمیں یقین ہے کہ موجودہ حالات میں کسی سیاسی الحاق یا فیڈریشن کا قیام ناممکن ہے۔ اور ملک معظم کی حکومت نے جو مشترکہ امور کے لئے ایک جزوی الحاق مرکزی اسمبلی کے قیام سے کرنا چاہا ہے۔ اسکی تائید کرنی ضروری ہے۔ اور ہم اس بات پر یقین سے قائم ہیں۔ کہ مرکزی اسمبلی میں غیر سرکاری نمائندوں کی تقسیم مساوات کے اصول پر ہی ایک ایسا منصفانہ طریق ہے۔ جو قابل عمل ہے۔ ہم ایک بات کو واضح طور پر کہنا چاہتے ہیں۔ کہ افریقن مفاد کی نمائندگی کے لئے جو چھ نمائندے مقرر کئے جائیں گے۔ اور ہائی کمشن انہیں نامزد کریگا۔ وہ خالصتہً افریقن ہی ہوں۔ مشرقی افریقہ کے افریقن کے خیالات سے واقفیت حاصل کرنے کے بعد ہم یہ اعلان کرتے ہیں۔ کہ وہ اصولی طور پر قرطاس ابیض کی تجاویز سے متفق ہیں۔"

افریقن کانفرنس میں یہ بات بھی بڑے زور سے کہی گئی ہے۔ کہ افریقن ہرگز ہرگز اس بات کو برداشت نہیں کریں گے۔ کہ انہیں کینیا کے یورپین آبادکاروں کے رحم پر چھوڑ دیا جائے۔ اور ملک معظم کی حکومت کے اس اعلان کو پسندیدگی سے دیکھا ہے۔ کہ آخری ذمہ داری پارلیمنٹ پر ہی رہیگی۔ افریقن لیڈروں نے یہاں تک بھی کہا کہ ملک معظم کی حکومت اس ذمہ داری کو اس وقت تک اپنے پاس رکھے جب تک افریقن خود مختارانہ حکومت کے اہل نہیں ہو جاتے۔ یورپین کے مطالبہ برائے حکومت خود مختاری پر ایک افریقن لیڈر نے کہا۔ کینیا کے یورپین کو حکومت خود مختاری دیا جانا ہم ہرگز قبول نہیں کر سکتے۔ کینیا ایسی جگہ نہیں کہ جہاں وہ اس قسم کا مطالبہ کریں۔ یہ سیاہ آدمی کی زمین ہے۔ اور ہمیں ہر حالت میں یہ زمین اپنے ہی قبضہ میں رکھنی ہوگی۔

ٹانگانیکا کی کانفرنس کا فیصلہ

ٹانگانیکا کے افریقن کی نمائندہ کانفرنس نے اپنے دارالسلام کے اجلاس میں یہ فیصلہ کیا۔ کہ اول تو قرطاس ابیض ٹانگانیکا کے افریقن کے لئے ایک خطرہ معلوم ہوتا ہے۔ ان کے خیال میں موجودہ وقت ان تجاویز کے نافذ کرنے کے لئے غیر مناسب ہے۔ لیکن جس وقت ٹانگانیکا کے افریقن معقول رنگ میں ترقی کرینگے۔ اس وقت یہ قرطاس ابیض اس قابل ہوگا۔ کہ اسے بنیادی طور پر اس شرط پر منظور کیا جائے۔ کہ غیر سرکاری نمائندوں کی کل تعداد جو مرکزی اسمبلی میں چوبیس ہوگی۔ اس میں سے بہرحال آٹھ نمائندے افریقن ہونے چاہئیں

اسی طرح مشاورتی بورڈوں میں افریقن کو معقول نمائندگی دی جائے۔ کینیا کا گورنر مستقل طور پر ہائی کمشن کا چیئرمین نہ ہو۔ بلکہ باری باری سب گورنر اس کے چیئرمین ہوں مجوزہ ہائی کمشن کے اختیارات کو محدود کیا جائے۔ ٹانگانیکا کے جو افریقن ممبر مرکزی اسمبلی کے لئے مقرر کئے جائیں وہ افریقن کے منتخب شدہ ہوں۔ ٹانگانیکا کے دوسرے علاقہ کے افریقن کا یہ خیال ہے کہ جب تک کینیا کے افریقن مکمل آزادی نہ حاصل کرلیں اس وقت تک ان تجاویز کو نافذ نہ کیا جائے جو قرطاس ابیض نمبر ۱۹۱ میں شائع کی گئی ہیں۔ بایں ہمہ یوگنڈا اور ٹانگانیکا کے افریقن نے اس بات کا اظہار کیا ہے کہ وہ کینیا کے افریقن کی ہر طرح مدد کریں گے۔ اگر مساوات کے اصول کو ترک کرکے کوئی اور تجویز اختیار کی گئی۔ جس سے یورپین کمیونٹی کلی طور پر حاوی ہوجائے تو وہ قابل قبول نہ ہوگی۔

غیر جانب دارانہ نظر

ایک غیر جانب دار کی حیثیت سے غیر مناسب نہ ہوگا کہ یورپین وانڈین اور افریقن کی اس تنقید پر سرسری نگاہ ڈالی جائے۔ یہ بات ہر دیانت دار آدمی تسلیم کرے گا کہ جو ملک کے اصل باشندے ہیں وہ سب سے پہلے اس بات کا حق رکھتے ہیں کہ ان کی ترقی و بہبودی کے لئے کوشش کی جائے چنانچہ نائب وزیر نوآبادیات نے دارالعوام میں تقریر کرتے ہوئے صاف لفظوں میں کہا کہ حکومت برطانیہ اس بات کی خواہشمند ہے کہ وہ مشرقی افریقہ کی تعمیر مشترکہ تہذیب وتمدن سے کرے۔ تا افریقن جو ملک کے اصل باشندے ہیں وہ ملک کے معاملات میں اہم حصہ لے سکیں۔ اسی طرح حکومت کی طرف سے بار بار اس بات کا اظہار کیا گیا ہے کہ اگر کسی وقت غیر ملکی اقوام اور افریقن کے مفاد کا ٹکراؤ ہو جائے۔ تو افریقن مفاد کو بہر حال ترجیح دی جائے گی۔

اسی طرح اصولی طور پر یہ بات بھی ہر دیانت دار آدمی کو تسلیم کرنی چاہیے کہ رنگ ونسل کا امتیاز قوموں میں تفرقہ کی بنیاد پیدا کرتا ہے۔ اور یہ سوال ہمیشہ سے قوموں کے درمیان دشمنی پیدا کرنے کا موجب ہوتا رہا ہے۔ نسلی برتری کا اصول ہی ایک ایسا اصول تھا جسے خود یورپین اور دیگر اتحادی بار بار ہٹلر اور جرمن کے خلاف پیش کرکے نازیت کو برا بھلا کہتے تھے۔ بے شک اب اتحادیوں کو فتح حاصل ہوگئی۔ مگر اس فتح کے دلانے میں جیسے برطانیہ والوں کا حصہ ہے ویسا ہی حصہ ہندوستانیوں اور دیگر علاقوں کے باشندوں کا ہے۔ اس لئے فتح کے بعد اس سوال کو ایسے رنگ میں اٹھانا کہ خود اتحادی اقوام کے دلوں میں ایک دوسرے کے خلاف نفرت پیدا ہوجائے۔ امن کو انتہائی طور پر خطرہ میں ڈالنا ہے

ترقی کے لئے ضروری امر

یہ بھی یاد رہے کہ کوئی قوم اور کوئی ملک حقیقی رنگ میں ترقی نہیں کرسکتا جب تک کہ اس ملک یا قوم کے سارے افراد اور باشندے خواہ وہ کسی رنگ یا کسی نسل یا کسی قبیلہ سے تعلق رکھتے ہوں ترقی نہ کریں۔ مشرقی افریقہ کا ملک ایک ایسا ملک ہے جس میں مخلوط آبادی ہے۔ ہندوستانی بھی ایک بہت بڑی تعداد میں پائے جاتے ہیں بہر حال افریقن کے بعد دوسرا نمبر انڈین کا ہے۔ اور تیسرے نمبر پر یورپین کی آبادی ہے۔ ان دریں حالات ملک کی خوشحالی وترقی محض اس بات پر مبنی نہیں کہ صرف قوم کا ایک ہی حصہ یا ملک کی آبادی کا ایک گروہ ترقی کرے۔ بلکہ سب کی ترقی کے لئے مشترکہ جدوجہد کی ضرورت ہے۔

یورپین لیڈروں کا افسوسناک طرز عمل

ان امور کے پیش نظر مجبوراً یہ کہنا پڑتا ہے کہ کینیا کے یورپین لیڈروں نے قرطاس ابیض کو رد کرنے میں نہ صرف جلد بازی سے کام لیا ہے بلکہ انہوں نے ہر سہ امور کو جن کا اوپر ذکر کیا گیا ہے بالائے طاق رکھ کر اپنے مفاد کو مدنظر رکھا ہے۔ چنانچہ خود یورپین میں سے ہی ایک ایسا طبقہ ہے جو صاف لفظوں میں اس بات کا اعتراف کرچکا ہے۔ ٹانگانیکا کونسل کے نامزد یورپین ممبر Mr. Anderson کیپٹن گبسن اور Mr. Phillips ممبر لیجسلیٹو کونسل ٹانگانیکا نے کسی قدر اختلاف الفاظ کے ساتھ اپنی تقریروں اور اخباری بیانات میں اس بات کا اقرار کیا ہے۔ لنڈن کے سرکاری حلقوں میں ان کے طریق کار کے متعلق یہاں تک کہا گیا ہے کہ کینیا کے یورپین آبادکاروں کا ایجی ٹیشن اس بات کو ظاہر کرتا ہے کہ سیاسی لیڈرشپ کے لئے جو ضروری توازن ہونا چاہیئے اس کی ان لوگوں میں کمی ہے۔ مسٹر فلپ نے جو حال ہی میں لنڈن سے واپس آئے ہیں۔ اور وہاں کے سرکاری حلقوں سے مل کر جو تاثرات بیان کئے ہیں ان میں اس بات کا ذکر کیا ہے کہ ملک کے مختلف باشندوں کے ساتھ مل کر اور باہمی تعاون سے ملک کی ترقی کی ضرورت ہے۔ اگر ان لوگوں کے مدنظر ملک کے اصل باشندوں کی بہتری اور خوشحالی ہوتی تو یقیناً افریقن میں ان کے خلاف جذبات نہ پیدا ہوتے۔ اور وہ اس بات کا مطالبہ نہ کرتے کہ ان یورپین آبادکاروں کو ہرگز ہرگز خودمختاری کی حکومت نہ دی جائے اور نہ اس بات کا اعلان کرتے کہ یہ ہمارے ٹرسٹی نہیں ہیں۔ اسی طرح بین الاقوامی تعلقات میں جو امور مدنظر رکھنے ضروری تھے ان کو نظر انداز کرکے ہندوستانیوں کے دلوں میں ان لوگوں نے خود ایک ایسا بیج بو دیا ہے جس سے نفرت وعناد کی بو آتی ہے جو ان کے خلاف۔ اگر یہی لیل ونہار رہے تو ترقی کرتا جائے گا۔ اور یہ ایسا جذبہ ہے کہ امن پسند انسان کے لئے کسی طرح بھی پسندیدہ نہیں۔ حکومت نے عقلمندی سے مساوات کے اصول کو اختیار کیا اور کہا رنگ و نسل کے امتیاز کی وجہ سے کسی کو برتری نہ دی جائے گی۔ اور ایسی مرکزی اسمبلی تجویز کی کہ کوئی قوم کسی دوسری قوم کو نہ دبا سکے یہ ایک امن کی راہ تھی اور یورپینوں کا فرض تھا کہ وہ اپنے ذاتی مفاد کو ترک کرکے مشترکہ مفاد کے پیش نظر اسے منظور کرتے ہندوستانیوں اور افریقن کا یہ جائز مطالبہ ہے کہ ہائی کمشن نے جو نامزدگیاں کرنی ہیں وہ مساوات کے اصول پر ہوں اور کسی خاص قوم کو ترجیح نہ دی جائے۔

ہندوستانیوں کے لیڈر نے حق انصاف ادا کیا

ہندوستانیوں کے لیڈر نے یہ بات کہہ کر حق انصاف ادا کر دیا ہے کہ جہاں بھی انڈین اور افریقن کے مفاد کا ٹکراؤ ہوجائے وہاں افریقن کو مقدم کیا جائے۔ اس کا یہ نتیجہ ہوا ہے کہ افریقن اس معاملہ میں ہندوستانیوں سے مل کر یورپین کے خلاف ان کے طریق کار کا مقابلہ کر رہے ہیں۔

افریقنوں کی فراخ دلی

افریقن حالانکہ ان کا اپنا ملک ہے اور ان کی اپنی زمین ہے۔ مگر یہ امر موجب مسرت ہے کہ انہوں نے بجائے اس کے کہ یہ مطالبہ کریں کہ سب کچھ ان کو دیا جائے۔ اور نہیں تو اکثریت اسمبلی میں ان کی ہونی چاہیئے۔ انہوں نے مساوات کے اصول پر پسندیدگی کا اظہار کرکے فراخ دلی کا ثبوت دیا ہے۔ لیکن جو آٹے میں نمک کے برابر ہیں وہ یہ کہہ رہے ہیں کہ انہیں ایسی اکثریت دیدی جائے کہ جس کی رو سے وہ باقی اقوام پر حاوی ہوکر ان ہر سہ امور کو جو دیانت داری اور انصاف کا تقاضا ہیں۔ اور جن کا میں اوپر ذکر کر آیا ہوں کچل دیا جائے۔ اور دنیا کے خرمن امن کو تباہ و برباد کر دیا جائے۔ حتیٰ کہ سوتھ افریقہ کے سرکردہ اخبار سٹار کو بھی ہمارے اس خیال کی تائید کرنی پڑی ہے۔

اس میں کوئی شبہ نہیں کہ قرطاس ابیض کی تجاویز جن کا مختصر خاکہ دیا جاچکا ہے کافی غور وخوض کے بعد تیار کی گئی ہیں۔ اور اگر ان تجاویز کے مرتب کرنے والے پہلے مشرقی افریقہ کی مختلف اقوام سے مشورہ کرلیتے تو ممکن ہے کہ اس قدر ایجی ٹیشن نہ ہوتی۔

انصاف کا خون

یہ کہنا سراسر انصاف کا خون کرنا ہے کہ انگریزوں نے ہی اس ملک کو آباد کیا ہے حقیقت یہ ہے کہ اگر اس وقت یورپین کسی قدر ملک کو ترقی دے رہے ہیں تو یہ ان کے لئے ہرگز ہرگز ممکن نہ ہوتی اگر انڈین اس ملک کے راستوں کو نہ کھولتے۔ اور ان کے لئے زمین تیار نہ کرتے۔ اور ذرائع آمد ورفت نہ بناتے یہ خود ایک لمبی داستان ہے کہ کس قدر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت خلیفۃ المسیح اوّل رضؓ کے تمام مجرّبات ملنے کا پتہ: دواخانہ نورالدین

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصیتیں

وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں۔ تاکہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو تو دفتر کو اطلاع کردے۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ)

نمبر ۹۴۹۲۔ منکہ مبارکہ مظفر زوجہ پیر عبدالرحمٰن صاحب قوم شیخ قریشی۔ عمر ۳۰ سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۵ ہش ۱۳۲۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔ حق مہر بذمہ خاوند ۳۰۰ روپیہ زیورات طلائی قیمتی ۳۰۰ روپیہ وزنی تین تولہ۔ میں اس جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ میرے مرنے پر جس قدر اور کوئی جائیداد ثابت ہو تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ الامۃ مبارکہ مظفر موصیہ بقلم خود۔ گواہ شد عبدالرحمٰن پیر خاوند موصیہ۔ گواہ شد (مفتی) راحمد بقلم خود۔

نمبر ۹۴۹۳۔ منکہ محمد بی بی زوجہ کرم دین ڈرائیور قوم جٹ عمر ۳۰ سال بیعت ۱۹۳۲ء ساکن بھینی بانگر ڈاکخانہ قادیان۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۷ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔ ایک سو روپیہ مہر بذمہ خاوند ہے۔ اور زیور مبلغ پچاس روپے کا ہے۔ ٹاپس طلائی وزنی ۶ ماشہ۔ ہار چاندی قیمتی ۲۵ روپے۔ بندے چاندی ۱۰ روپے۔ چوڑیاں دو عدد قیمتی ۱۲ روپے کی۔ اور پہنچیاں ۳ روپے کی کل میزان ۲۰ روپے کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ میرے مرنے پر اگر کوئی اور جائیداد ثابت ہو تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ الامۃ محمد بی بی موصیہ نشان انگوٹھا۔ گواہ شد علی محمد صحابی وصوبی۔ گواہ شد سکندر علی امام جماعت احمدیہ بھینی بانگر۔ گواہ شد کرم دین ڈرائیور خاوند موصیہ۔

نمبر ۹۵۰۰۔ منکہ نصرت بیگم زوجہ چوہدری محمد شفیع صاحب قوم زمیندار عمر ۲۲ سال پیدائشی احمدی۔ ساکن ککنو کے چجہ ڈاکخانہ کلاس والا ضلع سیالکوٹ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۷ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میں اپنے خاوند سے حق مہر وصول کر چکی ہوں۔ میرے مرنے پر اگر کوئی اور جائیداد ثابت ہو۔ تو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ الامۃ نصرت بیگم موصیہ بقلم خود۔ گواہ شد منیر احمد مدرسہ احمدیہ۔ گواہ شد ڈاکٹر نور احمد میڈیکل آفیسر سند ھلیانوالی ضلع لائلپور۔

نمبر ۹۴۹۶: منکہ مبارک احمد ولد شیخ محمد لطیف صاحب قوم شیخ قانونگو پیشہ ملازمت عمر ۲۰ سال پیدائشی احمدی ساکن وڈالہ بانگر ڈاکخانہ خاص ضلع گورداسپور۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اس وقت کوئی جائیداد نہیں ہے۔ میری اس وقت ماہوار آمدنی ۹۰ روپے ہے جو کہ مع مہنگائی الاؤنس مبلغ یکصد روپیہ ہے۔ اس کی دسویں حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ میرے مرنے پر جو جائیداد ثابت ہو اس کے بھی دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ہوگی۔

اعلان نکاح

میرا نکاح مسماۃ حنیفہ بیگم بنت میاں محمد ظہور خان کے ساتھ بعوض ۵۰۰ روپے مہر پر حضرت مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب نے مورخہ ۱۲ ۴۶ کو مسجد مبارک میں پڑھا۔ دوست دعا فرمائیں۔ کہ اللہ اس رشتہ کو جانبین کے لئے بہت بابرکت بنا دے۔ والسلام

خاکسار بشیر احمد مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ (حال دہلی)

تین ماہ میں اٹھرا (پڑھئے اور فائدہ اٹھائیے) کا علاج

یہ وہ مرض ہے۔ جس کو ہر فرد بشر جانتا ہے۔ جس کا علاج طبیب کم سے کم سال بھر میں کرتے ہیں۔ ہمارے بزرگ سید بزرگ شاہ صاحب لاہوری جو کہ اپنے وقت کے بڑے طبیبوں میں اعلیٰ مانے جاتے تھے۔ ان کا تین ماہ کا شرطیہ علاج مشہور رہا۔ موجودہ بزرگوں کا یہ نسخہ صدی سے چلا آ رہا ہے اور قریب اسی برس کا تجربہ شدہ نسخہ ہے منگوا کر آزمائیے۔ اور فائدہ اٹھائیے۔ قیمت تین ماہ مکمل کورس ۹ روپے علاوہ محصولڈاک

حکیم حاذق سید مہر علی شاہ مالک دواخانہ فاروقی قادیان!

برکھارُت

برکھارُت۔ موسم برسات کے تحفے منگوانے میں دیر نہ کیجئے!

اکسیر ملیریا: ملیریا ایسے موذی مرض کو دور کر کے بدن میں طاقت پیدا کرتی ہے۔ کھانے کے بعد دونوں وقت دودھ سے یا پانی سے ایک گولی اس وقت کھلائیں۔ جب کہ معدہ صاف اور بخار اترا ہوا ہو۔ قیمت ایک روپیہ کی ۱۶ گولیاں

نمک سلیمانی: معدہ کو قوت دیتا اور بھوک کو بڑھاتا ہے۔ بدہضمی کے ترش ڈکاروں کو روکتا ہے۔ نہایت خوش ذائقہ ہے۔ نہایت ہی زود اثر مرکب ہے تین ماہ میں تیار ہوتا ہے قیمت فی شیشی ایک روپیہ

مرکب افسنتین: مقوی معدہ دل و دماغ اور جگر ہے۔ مراق کے لئے نہایت مفید ہے قیمت ایک روپیہ کی ۲۶ مشینی گولیاں

اکسیر امراض معدہ: خوراک ایک گولی پانی سے پہلی خوراک ہی حیرت انگیز اثر دکھاتی ہے بھوک کی کمی۔ کھٹے ڈکار۔ جی متلانا۔ پیٹ درد وغیرہ تمام امراض معدہ کے لئے اکسیر چیز ہے۔ ایک روپیہ کی بیس عدد مشینی گولیاں بہت سے قیمتی اور مفید اجزا کا زود اثر مرکب ہے

جوارش جالینوس درجہ خاص معدہ کے دائمی مریضوں کے لئے خاص نعمت ہے۔ اور مقوی دل و دماغ اور اعضائے رئیسہ ہے۔ قیمت ایک چھٹانک فی شیشی سوا دو روپے۔

سُرمہ صلاحیت: پٹھوں کے لئے مقوی۔ دردوں کے لئے اکسیر ہے۔ اصلی اور خالص سلاجیت کے لئے طبیہ عجائب گھر عرصہ سے مشہور ہے۔ قیمت ڈیڑھ روپیہ فی تولہ

اطریفل کشنیزی: گرمی۔ جلن۔ سوزش۔ گرمی کی وجہ سے سر کا درد اور چکر آنے کے لئے اکسیر چیز ہے۔ قیمت عہ فی چھٹانک

طبیہ عجائب گھر (رجسٹرڈ) قادیان دارالامان!

بے حد مفید ——— بینظیر ——— مقبول خاص و عام

سُرمہ جواہر والا (رجسٹرڈ) ——— **ٹھنڈا سُرمہ** ——— **طبیہ عجائب گھر قادیان**

پانچ روپے فی شیشی ——— دو روپے فی شیشی

جس طرح آنکھیں خدا تعالیٰ کی خاص نعمت ہیں۔ اسی طرح آپ کے سُرمے آنکھوں کیلئے خاص نعمت ہیں

چوہدری نصر اللہ خان صاحب ایڈووکیٹ ممبر لیجسلیٹو اسمبلی

عرق نور (رجسٹرڈ)

ضعف جگر۔ بڑھی ہوئی تلی۔ پرانا بخار۔ پرانی کھانسی۔ دائمی قبض اور دردِ کمر۔ جسم پر خارش۔ دل کی دھڑکن۔ یرقان۔ کثرت پیشاب اور جوڑوں کے درد کو دور کرتا ہے۔ معدہ کی بے قاعدگی کو دور کر کے سچی بھوک پیدا کرتا ہے اپنی مقدار کے برابر صالح خون پیدا کرتا ہے۔ کمزوری اعصاب کو دور کر کے قوت بخشتا ہے عرق نور عورتوں کی جملہ ایام ماہواری کی بے قاعدگی کو دور کر کے قابل اولاد بناتا ہے۔ بانجھ پن اور اٹھرا کی لاجواب دوا ہے۔

نوٹ:۔ عرق نور کا استعمال صرف بیماروں کے لئے مخصوص نہیں۔ بلکہ تندرستوں کو آئندہ بہت سی بیماریوں سے بچاتا ہے۔ قیمت فی شیشی یا پیکٹ دو روپیہ صرف علاوہ محصولڈاک

المشتہر ڈاکٹر نور بخش اینڈ سنز عرق نور رجسٹرڈ قادیان پنجاب!

اسونے کی گولیاں (رجسٹرڈ) — طبیہ عجائب گھر قادیان کا مشہور تحفہ ہے

زائل شدہ طاقت کو بحال کر کے جسم کو فولاد کی طرح مضبوط بنا دیتی ہیں۔ پیشاب کے امراض کا قلع قمع کرتی ہیں!

ہفتہ کا کورس ساڑھے تین روپے۔ دو ہفتہ کا کورس چھ روپے بارہ آنے۔ ایک ماہ کا کورس ساڑھے بارہ روپے۔

این ڈبلیو آر سروس کمیشن لاہور

پنجاب کالج آف انجنیئرنگ اینڈ ٹیکنالوجی (میکلیگن انجنیئرنگ کالج لاہور) میں "بی" کلاس اپرنٹس مکینک کے داخلے کے لئے موجودہ اور پنشن یافتہ نارتھ ویسٹرن ریلوے کے ملازمین کے بیٹوں اور پوتوں کی طرف سے درخواستیں مطلوب ہیں۔ ساری آسامیاں ۲۰ ہیں۔ جن میں سے ۱۳ مسلمانوں، ۲ اینگلو انڈین اور یورپین مستقل باشندوں، ۴ سکھوں پارسیوں، ہندوستانی عیسائیوں اور ایک اچھوت کے لئے مخصوص ہیں۔ درخواستیں مقررہ فارموں پر آنی چاہئیں۔ جو کالج کے پراسپیکٹس کے ساتھ شامل ہے اور جو بک ڈپو گورنمنٹ پریس ۴ر ڈاک کی صورت ۶ر خرچ کرنے پر مل سکتا ہے۔ کیریکٹر، کھیل اور سکول کے اصل سرٹیفکیٹ جن میں عمر بھی درج ہو۔ درخواست کے ساتھ بھیجے جائیں۔ اینگلو انڈین اور یورپین مستقل باشندوں کی صورت میں بپتسمہ کا سرٹیفکیٹ بھی شامل کر دیا جائے۔

وظیفہ پانچ سال کی اپرنٹس شپ کے لئے ۱۰-۱۵-۲۰-۲۵-۳۰ روپے ماہوار فسٹ، سیکنڈ، تھرڈ، فورتھ اور فورتھ ایئر کو دیئے جائیں گے۔ ان میں کمی بھی ہو سکتی ہے۔ علاوہ ازیں مہنگائی الاؤنس دوسرے الاؤنس جو قانون کے مطابق دیئے جائیں گے۔ خوراک اور رہائش کا انتظام مفت ہو گا۔

قابلیت:۔ امیدوار مندرجہ ذیل امتحانوں میں سے کوئی امتحان ضرور پاس ہوں۔

(۱) ایف۔ اے کا امتحان فسٹ یا سیکنڈ ڈویژن میں ہندوستان کی کسی یونیورسٹی کا۔ ریاضی اور سائنس کا مضمون لئے ہوئے ہوں (فزکس یا کیمسٹری)

یا

(۲) سینئر یا جونیئر کیمبرج سرٹیفکیٹ

یا

(۳) میٹرک فسٹ یا سیکنڈ ڈویژن مضامین انگریزی۔ ریاضی۔ سائنس۔ اچیسن کالج لاہور کا ڈپلومہ امتحان، انڈین آرمی سپیشل سرٹیفکیٹ آف ایجوکیشن یا اس کے برابر کا کوئی امتحان جسے کمیشن منظور کرے۔

عمر:۔ امیدوار کی عمر ۱۶ سال سے کم اور ۱۹ برس سے زیادہ نہ ہو۔ اچھوتوں کے لئے یکم اکتوبر ۱۹۴۶ء کو عمر ۲۲ سال سے زیادہ نہ ہو۔

درخواستیں:۔ این۔ ڈبلیو۔ آر۔ کے موجودہ ملازمین اپنے بیٹوں اور پوتوں کی درخواستیں اس ڈویژن اور دفتر کے ذریعے بھجوائیں۔ جہاں وہ کام کر رہے ہیں۔ پنشن یافتہ ملازمین اپنے بیٹوں اور پوتوں کی درخواستیں اس دفتر سے بھجوائیں۔ جہاں وہ پہلے کام کرتے رہے ہیں۔ جو درخواستیں براہ راست بھجوائی جائیں گی۔ وہ منظور نہیں ہو گی۔

اڑھائی روپے فیس داخلہ جو کہ پراسپکٹس میں درج ہے۔ درخواست کے ساتھ بھیجی جائے فیس داخلہ صرف ان سے وصول کی جائیگی۔ جو امیدوار بالآخر داخلہ کے لئے منتخب کئے جائینگے

درخواستوں کی آخری تاریخ:۔ درخواستوں کی آخری تاریخ ۱۵ اگست ۱۹۴۶ء ہے درخواستیں جو ڈویژن اور ایکسٹرا ڈویژنل آفیسروں کی طرف سے مندرجہ بالا تاریخ تک نہ پہنچ سکیں۔ ان پر غور نہیں کیا جائے گا۔

نوٹ:۔ اینگلو انڈین اور یورپین مستقل باشندے ریلوے ملازمین کے بیٹوں اور پوتوں کے علاوہ بھی درخواستیں بھجوا سکتے ہیں یہ امیدوار مقررہ فارم پر براہ راست سیکرٹری این ڈبلیو آر سروس کمیشن ۴۳-لارنس روڈ لاہور کو درخواستیں بھجوائیں۔

سرمہ ممیرا خاص

یہ سرمہ نہایت مفید ہے۔ گکرے ل نظر کی کمزوری چیپ وغیرہ آنے کیلئے نہایت ہی زود اثر ہے۔ اور پھر کسی قسم کا ضرر اس میں نہیں ہے۔ کثرت سے استعمال ہوتا ہے۔ اور تمام استعمال کرنیوالے اس کے فائدے کی شہادت دیتے ہیں۔ آنکھوں کی بیماریوں کا اثر عام صحت پر بھی نہایت مضر پڑتا ہے۔ اور آنکھوں کی صحت کا خیال رکھنا اعلیٰ دانائی کے اصول سے ہے۔ بہتر ہوتا ہے کہ بیماری سے پہلے ہی آنکھوں کی صحت کا خیال کیا جائے۔ اس کی صحت میں بھی اچھے سرمہ کا استعمال نہایت ضروری ہوتا ہے۔ ورنہ آنکھوں کی سی قیمتی چیز کو نقصان پہنچنے کا ڈر ہوتا ہے۔

قیمت فی تولہ ۸ر چھ ماشہ ۵ر تین ماشہ ۱۲ر علاوہ محصولڈاک

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ملنے کا پتہ

دواخانہ خدمت خلق قادیان ضلع گورداسپور

عطور نفیسہ کی ہمارے پاس امپیریل کیمیکل کمپنی کے تیار کردہ عطروں کی ایجنسی ہے۔ اور ہم ہر شہر اور ہر صوبہ میں ان عطروں کی ایجنسیاں قائم کرنا چاہتے ہیں۔ یہ عطر اکثر فرانسیسی ہیں اور بہترین پھولوں کی خوشبوؤں پر مشتمل ہیں انگریزی اور امریکن عطر بھی انکا مقابلہ نہیں کر سکتے۔ ان کے علاوہ امپیریل کیمیکل کمپنی کا تیار کردہ یوڈی کلون بھی ہمارے ہاں سے مل سکتا ہے عطروں کی خوردہ فروشی کی قیمت دو روپے آٹھ آنے 2/8 R فی شیشی ہے۔ یوڈی کلون کی چار آونس کی شیشی کی قیمت ساڑھے چار روپے 4/8 R للعہ ہے

ایجنٹوں کو معقول کمیشن دیا جاتا ہے۔ خواہشمند احباب مندرجہ ذیل پتہ پر خط و کتابت کریں۔ براہ راست مال منگوانے والوں سے آرڈر کی تعمیل بھی فوراً کی جاتی ہے۔

ملنے کا پتہ:۔ منیجر انڈین کیمیکل کمپنی قادیان ضلع گورداسپور

نارتھ ویسٹرن ریلوے

منتظمان نارتھ ویسٹرن ریلوے نہایت افسوس کے ساتھ اعلان کرتے ہیں کہ انہیں مجبوراً بہت کم نوٹس پر ٹائم ٹیبل میں فوری تبدیلیاں کرنی پڑی ہیں۔

ان تبدیلیوں کا جو کہ اخبارات میں ۱۳ جولائی ۱۹۴۶ء کو شائع ہوئی ہیں اور جن پر ۱۴ر ۲۶ سے عملدرآمد ہوگا۔ کراچی اور لاہور کے درمیان اور ان سے میل کھانیوالی گاڑیوں پر اثر ہوگا۔ چند دیگر گاڑیوں پر بھی اثر ہوگا منتظمان نارتھ ویسٹرن ریلوے پبلک کو اطلاع دینا ضروری سمجھتے ہیں۔ کہ ٹائم ٹیبل میں یہ کم نوٹس تبدیلیاں شمالی سندھ میں حروں کی قانون شکن سرگرمیوں کی وجہ سے کرنی پڑی ہیں۔

سندھ گورنمنٹ کے افسران کا خیال ہے کہ جب تک زیر اثر رقبہ میں حالات معمول پر نہیں آجاتے۔ اس رقبہ میں پسنجر گاڑیاں دن کی روشنی میں چلائی جائیں۔ ان سفارشوں پر عملدرآمد کرنے کے لئے منتظمان ریلوے کو ٹائم ٹیبل میں یہ تبدیلیاں کرنی پڑیں۔

منتظمان جانتے ہیں کہ ٹائم ٹیبل کی ان تبدیلیوں کی وجہ سے سفر کرنیوالی پبلک کو کافی تکلیف ہوگی۔ لیکن یہ امید کی جاتی ہے کہ سفر کرنیوالی پبلک اس جذبہ کی داد دیگی جن حالات کی وجہ سے ٹائم ٹیبل میں یہ تبدیلیاں کرنی پڑیں۔ یہ قدم صرف پبلک کی حفاظت کے خیال سے اٹھانا پڑا ہے۔

جونہی سندھ کے زیر اثر رقبہ میں حالات معمول پر آجائینگے۔ منتظمان نارتھ ویسٹرن ریلوے اپنی باقاعدہ پسنجر سروس شروع کر دیں گے۔ چیف آپریٹنگ سپرنٹنڈنٹ

تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نئی دہلی ۱۷ جولائی۔ محکمہ ڈاک و تار کے حکام اور ملازمین کے نمائندوں کے درمیان آج دیر تک بات چیت ہوتی رہی۔ ملازمین کا ایک جلسہ بھی ہؤا جس میں آئندہ طرز عمل کے متعلق غور ہوتا رہا۔ جلسہ کے بعد دیوان چمن لال نے ایک بیان میں کہا کہ سمجھوتہ کی کوشش ہو رہی ہے۔

کلکتہ ۱۷ جولائی۔ آج صبح گورنر بنگال نے چٹاگانگ کے سیلاب زدہ علاقے کا دورہ کیا۔ سیلاب کا زور گو اب کم ہو رہا ہے۔ لیکن اس علاقہ کے تباہ حال لوگوں تک پہنچنے کے لئے آمد و رفت کے ذرائع تاحال مسدود ہیں۔ روزانہ ہوائی جہازوں کے ذریعے سے اس علاقہ میں کھانے پینے کی اشیاء پھینکی جاتی ہیں۔ آسام کا جو علاقہ سیلاب کی زد میں آیا تھا۔ وہاں بھی اب پانی اتر رہا ہے۔

احمد آباد ۱۷ جولائی۔ کچھ دنوں کے سکون کے بعد پھر احمد آباد کی فضا فرقہ وارانہ فساد کی وجہ سے مکدر ہو گئی ہے۔ چنانچہ آج دو آدمیوں کو چھرا گھونپ دیا گیا۔ ان میں سے ایک ہلاک ہو گیا۔ کرفیو آرڈر تاحال نافذ ہے۔

لاہور ۱۷ جولائی۔ گورنمنٹ پنجاب نے پنجاب کی موٹر ٹرانسپورٹ کو حکومت کی ملکیت قرار دینے کا ارادہ ظاہر کیا تھا۔ آج مختلف موٹر کمپنیوں کے نمائندگان کی ایک میٹنگ ہوئی جس میں اس تجویز کے خلاف مؤثر کارروائی کرنے کا فیصلہ کیا گیا۔ اس سلسلے میں ایک کمیٹی مقرر کی گئی ہے۔ جو ضرورت پڑنے پر مظاہرے اور ہڑتالیں کرنے کا انتظام کرے گی۔

امرتسر ۱۷ جولائی۔ سردار منگل سنگھ نے ایک بیان میں صدر کانگرس کے اس فیصلہ کو سراہا ہے کہ پنجاب کے کانگرسی سکھ اگر چاہیں تو اکالی پارٹی کے ہمراہ دستور ساز اسمبلی کا بائیکاٹ کر سکتے ہیں۔

لاہور ۱۷ جولائی۔ معلوم ہؤا ہے کہ وزیر اعظم پنجاب سر خضر حیات خاں ٹوانہ ۱۲ جولائی کو لنڈن سے ہندوستان روانہ ہو گئے تھے۔ لیکن مارسیلز پہنچ کر آپ کی طبیعت خراب ہو گئی طبی مشورہ کی بناء پر آپ واپس لنڈن چلے گئے۔ آج آپ نے بذریعہ فون سردار بلدیو سنگھ سے گفتگو کی۔ اور بتایا کہ ان کی طبیعت اب اچھی ہو رہی ہے۔ امید ہے کہ جلد وہ پھر عازم ہندوستان ہو جائیں گے۔

ڈربن ۱۷ جولائی۔ سول نافرمانی کرنے والی دو ہندوستانی عورتوں کو آج عدالت نے تین تین پونڈ جرمانہ کی سزا دی۔

نئی دہلی ۱۷ جولائی۔ حکومت ہند کی طرف سے اعلان کیا گیا ہے کہ آئندہ جنوبی افریقہ سے کوئی سامان نہیں منگوایا جا سکتا۔ اسی طرح یہاں سے بھی کوئی سامان جنوبی افریقہ بھیجنے کی ممانعت کر دی گئی ہے۔

مدراس ۱۷ جولائی۔ دستور ساز اسمبلی کے لئے مدراس کی ۴۹ سیٹوں کے امیدواروں کے کاغذات نامزدگی آج منظور ہو گئے ہیں۔ مسلمانوں کی ان میں سے چار سیٹیں ہیں۔

بمبئی ۱۷ جولائی۔ پنڈت نہرو صدر کانگرس نے ایک بیان میں کہا۔ پنجاب کے کانگرسی سکھوں نے دستور ساز اسمبلی کا بائیکاٹ کرنے کا جو فیصلہ کیا ہے اس کے متعلق کچھ غلط فہمی ہو گئی ہے۔ دراصل آجکل ڈاکخانوں کی ہڑتال کی وجہ سے میں اتنی دور بیٹھ کر اصل پوزیشن کو اچھی طرح نہیں سمجھ سکا۔ اس وجہ سے اس وقت اس معاملہ میں میرے لئے سخت الجھن پیدا ہو گئی ہے۔ میں نے کانگرسی سکھوں کو صرف اس قدر کہا تھا کہ پنجاب کے مقامی حالات کو دیکھ کر وہ بہتر فیصلہ کر سکتے ہیں۔ میرا یہ مطلب نہیں تھا کہ وہ کانگرس کی اعلان کردہ پالیسی سے کبھی منحرف ہو سکتے ہیں۔ بہرحال اس معاملہ میں جو غلط فہمیاں پیدا ہو گئی ہیں۔ ان کو باہمی بات چیت سے جلد دور کر دیا جائے گا۔

بمبئی ۱۷ جون۔ محکمہ ڈاک و تار کے لوئر گریڈ سٹاف کی یونین کے جنرل سیکرٹری نے آج مسٹر محمد علی جناح سے ملاقات کی۔ مسٹر جناح نے انہیں کہا کہ وہ اپنے مطالبات کو ایک مختصر سے میمورنڈم کی صورت میں پیش کریں تاکہ ان پر غور کیا جا سکے۔

کراچی ۱۶ جولائی۔ کراچی سے دو سو میل کے فاصلے پر ماہرین نے تیل کے کنوؤں کا سراغ لگایا ہے۔ عنقریب ایک برطانوی کمپنی یہاں تیل نکالنے کا کارخانہ قائم کر رہی ہے۔

لاہور ۱۶ جولائی۔ پولیس نے مسلمانوں کے ایک ذی اثر ممبر کو انارکلی میں جیب تراشی کرتے ہوئے گرفتار کر لیا۔

سری نگر ۱۶ جولائی معلوم ہؤا ہے۔ کہ مہاراجہ کشمیر نے پنڈت جواہر لال نہرو کو اس شرط پر کشمیر میں آنے کی اجازت دیدی ہے کہ وہ اپنی سرگرمیاں شیخ محمد عبد اللہ کے مقدمہ میں ان کے ڈیفنس تک محدود رکھیں۔

لاہور ۱۶ جولائی۔ حکومت پنجاب نے گھریلو دستکاریوں کو فروغ دینے کے لئے ایک سکیم مرتب کی ہے۔ جس پر ایک کروڑ ۷۶ لاکھ روپیہ خرچ آئے گا۔ ۱۱ لاکھ روپیہ صرف زنانہ صنعتی سکولوں پر خرچ کیا جائے گا۔

لاہور ۱۶ جولائی۔ پنجاب یونیورسٹی کی طرف سے بی۔ ایس سی اور بی۔ اے کے امتحانات کے نتائج ۲۰ جولائی کو شائع کر دیئے جائیں گے۔

لائلپور ۱۶ جولائی۔ گندم ورڈ ۹/۹/۹
گندم فارم ۹/۵/۱۲ ۔ گڑ ۲۱/-/-
تل ۲۲/-/- ۔ شکر ۲۲/-/- تا ۱۳/-/-
دیسی گھی ۱۶۱/-/-

بنارس ۱۶ جولائی۔ ڈاکخانہ کے تین سو ملازمین کو ہڑتال کرنے کی بناء پر معطل کر دیا گیا ہے۔

لاہور ۱۶ جولائی۔ معلوم ہؤا ہے۔ کہ ۱۹ جولائی کو پنجاب اسمبلی کا جو اجلاس منعقد ہو رہا ہے اس میں صرف دستور ساز اسمبلی کے نمائندوں کا انتخاب ہوگا۔ مسلم لیگ پارٹی کو موجودہ وزارت کے خلاف عدم اعتماد کی تحریک پیش کرنے کی اجازت نہ دی جائے گی۔

لاہور ۱۶ جولائی۔ مولوی داؤد غزنوی سابق صدر پنجاب کانگرس کمیٹی نے کانگرس سے استعفیٰ دیکر مسلم لیگ میں شمولیت کا اعلان کر دیا ہے۔ اس سلسلے میں اپنے ایک بیان میں کہا۔ کہ میں نے یہ فیصلہ پنڈت نہرو صدر کانگرس کے اس تار کی بناء پر کیا ہے جس میں انہوں نے کانگرسی سکھوں کو دستور ساز اسمبلی کا بائیکاٹ کرنے کے سلسلہ میں اکالی پارٹی کا ساتھ دینے کی اجازت دی ہے۔ اگر سکھوں کو اپنے قومی مفاد اور یکجہتی قائم رکھنے کے لئے آزادیٔ عمل کی اجازت ہے۔ تو کانگرسی مسلمانوں کو بھی حق حاصل ہے۔ کہ وہ بھی مفاد کے لئے مسلم لیگ میں شامل ہو جائیں۔

الہ آباد ۱۶ جولائی۔ شہر میں پھر فرقہ وارانہ فساد رونما ہو گیا ہے۔ اس وقت تک دو اشخاص ہلاک اور چھ مجروح ہو چکے ہیں۔ شہر میں تمام دوکانیں بند ہو گئی ہیں۔

لکھنؤ ۱۶ جولائی۔ حکومت یو۔پی نے اعلان کیا ہے۔ کہ ۱۹۴۲ء کی تحریک کے سلسلے میں ۳۵ لاکھ روپیہ کا جو اجتماعی جرمانہ کیا گیا تھا۔ اسے واپس لے لینے کا فیصلہ کیا گیا ہے

راولپنڈی ۱۶ جولائی۔ پولیس نے ایک جھٹکہ فروش کو اس الزام میں گرفتار کیا ہے۔ کہ وہ کتے کا گوشت فروخت کرتا رہا ہے۔

حیدرآباد دکن ۱۶ جولائی۔ حضور نظام نے مسلم گرلز کالج علیگڑھ کی عمارت کی توسیع کیلئے ایک لاکھ روپیہ کا عطیہ دیا ہے۔ اور سالانہ گرانٹ ۲۴۰۰ سے بڑھا کر چھ ہزار روپیہ کر دی ہے

لاہور ۱۷ جولائی۔ احراریوں کی جنرل کونسل نے مولوی مظہر علی اظہر کے لڑکے قیصر مصطفیٰ کو لاہور کارپوریشن کی مسلم لیگ پارٹی میں شامل ہونے کی بناء پر تین سال کے لئے اپنی مجلس سے نکال دیا ہے۔ مولوی مظہر علی اظہر نے اس فیصلہ سے اختلاف کرتے ہوئے اپنے بیٹے کے حق میں ووٹ دیا۔

نئی دہلی ۱۶ جولائی۔ حکومت ہند نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ ہندوستانی صنعتوں میں استعمال ہونے والی بعض خام اشیاء پر سے محصول درآمد اڑا دیا جائے گا۔ ان اشیاء میں سکہ۔ تانبا۔ پیتل کے چھوٹے ٹکڑے اور پیتل کی سلاخیں شامل ہیں۔

نئی دہلی ۱۷ جولائی محکمہ ڈاک و تار کے ملازمین کے درمیان تنازعہ فیہ امور کے بارے میں ثالث جسٹس راجا نے اپنی رپورٹ پیش کر دی ہے۔ معلوم ہؤا ہے۔ کہ جسٹس راجا نے سفارشات کی ہیں۔ ان سے ڈاکیوں اور لوئر گریڈ سٹاف کے بیشتر مطالبات پورے ہو جاتے ہیں۔

سیالکوٹ ۱۶ جولائی۔ ضلع سیالکوٹ میں ایک ہریجن مندر تعمیر کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ اس مندر میں گاندھی جی کی مورتی رکھی جائے گی۔